کشمیر میں اُردو نعتیہ شاعری کی صورتحال

ڈاکٹر جوہر قدّوسی

یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ ریاست جموں وکشمیر میں ایسے شعراء کی تعداد نہایت قلیل ہے، جن کو معروف معنوں میں نعت گوشعراء کہا جاسکتا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ یہاں خالصتاً نعتیہ مجموعہ یا نعتیہ دیوان شائع کرنے والے شعراء نظر ہی نہیں آتے، اِلّا ما شاء اللہ۔ پوری ریاست میں اُردو یا کشمیری زبان میں حمدیہ ونعتیہ مجموعہ کے حامل شعراء کی تعداد ایک درجن سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس شعراء کی اکثریت ایسے فنکاروں پر مشتمل ہے، جن کا نعتیہ کلام "رسمی نعت" کے ذیل میں آتا ہے۔ اُردو میں بقول ڈاکٹر ریاض مجید:

> "رسمی انداز میں کثیر تعداد میں نعتیں لکھی گئی ہیں، لیکن چونکہ ان کے لکھنے والوں نے انہیں محض حصول ثواب و برکت اور جوشِ عقیدت کی بناء پر حمد کے ساتھ تمہیداً بطورِ تبرّک لکھا ہے، لہذا اُن کی حقیقت محض ایک رسم کی رہ گئی ہے اور اُن کے اندر وہ کیف نہیں جو حقیقی نعت کی جان ہے۔"

اگرچہ ڈاکٹر صاحب کی اس رائے کو اُردو کے کُل اثاثہ نعت کے ضمن میں قاعدہ کلیہ کے طور پر قبول کرنے میں تامل ہے، تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ جموں و کشمیر میں اُردو نعت کی صورتحال اِس سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ چنانچہ عصر حاضر میں کشمیر کے متعدد اردو شعراء کے یہاں اِکا دُکا نعتیں ہی نظر آتی ہیں۔ ہر چند کہ کوئی ایسا شاعر دکھائی نہیں دیتا، جس نے سنجیدگی کے ساتھ نعت کی طرف توجہ کر کے اعلیٰ معیار کے نعتیہ نمونے پیش کیے ہوں، لیکن اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے ہر دور کے بیشتر اردو شعراء نے دیگر اصناف سخن کے ساتھ (رسمی طور ہی سہی) نعت میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ یہ سلسلہ بظاہر ۱۸۷۷ء سے شروع ہوتا ہے، جب سید محمد انور شاہ (ساکنہ: بجبہاڑہ-جنوبی کشمیر) کی صاحبزادی زینب بی بی محجوبؔ نے ''گلبن نعت'' کے نام سے اپنا نعتیہ مجموعہ مرتب کیا۔1 محجوبؔ نے یہ مجموعہ صرف پندرہ روز میں مکمل کیا۔ اس سے قبل وہ خواب میں نبی برحقؐ کی زیارت سے مشرف ہو چکی تھیں۔2 ''گلبن نعت''، جس کا مخطوطہ محکمہ آرکائیوز میں محفوظ ہے،3 میں قرآنی الفاظ و اصطلاحات کا استعمال عام ملتا ہے۔ یہ شعر دیکھئے ؎

عیاں واللیل سے ہے وصف گیسوئے معنبر کا
سراسر والضحیٰ تعریف رخسار منور ہے
ترا وصفِ مقدس ہے الم نشرح لک صدرک
تری مدح و ثناء میں سورۂ والنجم و کوثر ہے
ہوا ہے شوق بیماری میں ترےؐ نعت گوئی کا
تعالی اللہ کہ سیدھا آج کل میرا مقدر ہے 4

شاعرہ استغاثہ کے انداز میں اپنی خستہ حالی پر بارگاہِ رسالت پناہؐ میں یوں فریاد کناں

ہے۔

یا رسول عربیؐ شاہسوارِ مدنی
دیکھ لے آکر مری خستگی و دل شکنی 5

مولانا عبدالقدیر بدریؒ (ولادت ۱۸۶۳ء) کے کلام میں بھی نعتیہ عناصر موجود ہیں۔ ان کی ایک مثنوی ''دُرِیتیم'' جو کشمیری اور اردو کے تین ہزار سے زائد اشعار پر مشتمل ہے، 6 نبی برحقؐ کے معجزات کے مضامین سے عبارت ہے۔

ضیاء الدین ضیاءؒ کشتواڑی (م ۱۸۹۵ء) کے فرزند غلام محی الدین محیؒ کے اردو نعتیہ کلام کا ذکر کرتے ہوئے عبدالقادر سروری نے ان کے درج ذیل نعتیہ اشعار درج کئے ہیں۔

چشم الفت میں روشنائی ہے
پر تو نور والضحائی ہے
خود تماشا ہے اور تماشائی
سر حق نور مصطفائی ہے
پادشاہوں سے بڑھ کے عزت ہو
اس گلی کی اگر گدائی ہے
مرحبا، مرحبا ہو بخت رسا
کوئے جاناں میں اب رسائی ہے 7

غلام احمد مہجورؒ (۱۸۸۷ء-۱۹۵۲ء) کا شمار کشمیری زبان کے صفِ اوّل کے سربرآوردہ شعراء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اردو میں بھی شعر کہے ہیں۔ ان کی کچھ نظمیں بیک وقت دو زبانوں کشمیری اور اردو میں ملتی ہیں۔ ''سلام مہجورؒ'' کے زیر عنوان

نظم ان میں سے ایک ہے۔ اس میں کبوتر کے ذریعے روضہ ؟ اقدس تک ہدیہ ؟ سلام بھیجا گیا ہے۔ اور اپنے رنج و آلام کے علاوہ عالم اسلام کو درپیش مصائب و مشکلات کی آسانی کے لئے مہجورؔ نے بارگاہِ رسالتؐ میں امداد کی التجا کی ہے۔ ملاحظہ ہوں اس نظم کے چند اشعار ؎

آپؐ ہیں غمخوار امت کیا بڑی سرکار ہے
شاہ عالم دور کر دے رنج و غم میرے تمام
کب ترےؐ کوچے میں پہنچوں تو فدا ہو جاؤں میں
میں تب فرقت میں جلتا رہتا آیا ہوں مدام
پہنچئے گا داد کو، بے داد ہے بیداد ہے
لے رہا ہے کفر اب اسلامیوں سے انتقام 8

چودھری خوشی محمد ناظرؔ (م ۱۹۴۰ء) کی نعتوں میں مدح و ثنائے خواجہؐ کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی زبوں حالی پر ان کے دل کی غمناک کیفیت بھی عیاں ہے ؎

ہوئی عالم میں تیری ذات والا
دلیل رحمت باری تعالیٰ
کیا انسان کا ہمسر تو نے انسان
برابر کر دیا سب پست و بالا
تری امت کو اے دریائے رحمتؐ
پڑا موج حوادث سے ہے پالا 9

پروفیسر محمد طیب صدیقی ضیغمؔ (۱۹۴۰ء-۱۹۷۲ء) کی نعتوں میں متصوفانہ رنگ جھلکتا ہے۔ ان کا ایک سلام جو ''عرض سلام بدرگاہ حضرت خیر الانام ﷺ'' کے

عنوان سے ہے، ۱۸ بندوں پر مشتمل ہے۔ ضیغم کہتے ہیں ۔

السلام اے سرفرازو ہر دو عالم السلام
السلام اے دلنواز رب اکرم السلام
السلام اے شاہباز عرش اعظم السلام
السلام اے کارساز نوحؑ و آدمؑ السلام
السلام اے شاہد بطحا و یثرت السلام
السلام اے زینت شمشیر و منبر السلام
السلام اے فاتح احزاب و خیر السلام
السلام اے ساقی تسنیم و کوثر السلام
السلام اے شافع امت بہ محشر السلام
السلام اے شاہد بطحا و یثرب السلام 10ۓ

اسی دور کے ایک غیر مسلم شاعر چودھری دینا ناتھ رفیق (ولادت ۱۹۰۴ء) کے مجموعہ کلام ''سنبل و ریحان'' میں نعت رسولؐ اور منقبت امام حسینؓ میں کئی نظمیں ملتی ہیں ۔ ایک طویل نعتیہ نظم جو طویل بحر میں ہے، نبی برحقؐ سے شاعر کی عقیدت و محبت کی منہ بولتی تصویر ہے ۔ رفیق کہتے ہیں ۔

بانی دین اسلام تیری ثنا، کس میں طاقت ہے تحریر میں لا سکے
میری ننھی زباں، اس میں قدرت کہاں، گیت لطف و کرم کے ترے گا سکے
تو غریبوں کا ملجا و ماویٰ رہا، تو یتیموں کے دل کا سہارا رہا
تھی بھنور میں جو کشتی پڑی قوم کی، اس کا ساحل بنا، تو کنارا بنا 11ۓ

سعد الدین تارہ بلی کی نعتیں مضمون کی بلندی اور زبان و بیان کی پختگی سے

عام طور پر عاری دکھائی دیتی ہیں۔ حالاں کہ وہ نبی برحقؐ کے پیغام اور مقصد بعثت کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ نمونہ کلام کے طور پر دو شعر ملاحظہ ہوں۔

کاش میدان سیاست کے یہ راہی جانیں
کہ محمدؐ ہے محمدؐ کا خدا اچھا ہے
اور پیغام محمدؐ سے وفا آب حیات
یہی دستور، یہی صدق و صفا اچھا ہے 12

طالب حسین رندؔ بھدرواہی کی نعتوں میں عشق رسولؐ کی والہانہ تڑپ موجود ہے۔

کیوں نہ ہوں مجھ پہ گہربار رسول عربیؐ
دونوں عالم کے ہیں سرکار رسول عربیؐ
میں ہوں مشتاق بلا لیجئے روضے پہ مجھے
لحہ لحہ ہے گراں بار رسول عربیؐ 13

غ۔م۔ طاؤسؔ (ولادت ۲۲ مئی ۱۹۲۰ء) کے مجموعہ کلام ''موج موج'' (سال اشاعت ۱۹۸۰ء) میں ''حضور رسالت مآبؐ میں'' کے زیر عنوان ایک استغاثہ درج ہے، جو کشمیر کے اردو نعت گو شعراء کے نعتیہ نمونوں میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اس نعت میں بیک وقت کئی پہلو قاری کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ اس میں درود وسلام کا اندازہ بھی ہے اور مدح وثنائے رسولؐ کے اشعار بھی۔ شاعر کے واردات قلبی کا اظہار بھی ہے اور امت مسلمہ کی زبوں حالی کی دلدوز تصویر بھی۔ پھر بھی بارگاہ رسالت مآبؐ میں فریاد اور استغاثہ نہ صرف یہ کہ موثر ہے، بلکہ درد و سوز میں ڈوبا ہوا ہے۔ طاؤسؔ اس شاہکار نعتیہ نمونے میں کہتے ہیں۔

سلام اے ظل سبحانی! سلام اے فضل رحمانی

سلام اے شاہ شاہاں! مظہر انوار یزدانی
اک وہ تھے جن کی ضربت سے زمانہ کانپ اٹھتا تھا
اک ہم ہیں جن کو لے ڈوبی ہے بے ذوقی تن آسانی
کہوں کیا داستان اپنی کلیجہ منہ کو آتا ہے
مسلمان ویسے ہم بھی ہیں مگر ننگ مسلمانی
ہوئے محکوم کھو بیٹھے متاع آبرو مندی
گئی ہمت، گئی غیرت، گئی وہ شعلہ سامانی
نظر اے سید اولاد آدم! سرور عالمؐ
در اغیار پر ہے ملت بیضا کی پیشانی 14

ابوالاشرف قاری سیف الدین کی نعتوں میں نبی برحقؐ سے عقیدت وشیفتگی کے ساتھ زبان وبیان کی تازگی اور شگفتگی دیکھنے کوملتی ہے۔نمونہ نعت ملاحظہ ہو۔

بخشا گلوں کو حسن لقا اک نگاہ سے
اللہ رے! وہ باغباں کتنا حیس تھا 15

☆☆☆☆☆

سلام اس روئے زیبا پر جو نور حق کا مطلع تھا
سلام اس پاک گوہر پر نبوت کا جو مقطع تھا 16

میر غلام رسول نازکی (ولادت ۱۴ مارچ ۱۹۱۰ء) کشمیر کے اردو شعراء میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ بقول عبدالقادر سروری:

''وہ وادی کشمیر کے کہنہ مشق شاعروں میں سے ہیں اور اردو زبان میں اظہاری نزاکتوں کے شعور بیان کے انداز پر قدرت نے انہیں

اساتذہ کے مرتبہ پر پہنچا دیا ہے''۔17؎

نازکی کا پہلا مجموعہ کلام ''دیدہ تر'' کے نام سے ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ان کے کئی اور مجموعے بھی منظر عام پر آ گئے، جن میں ''آواز دوست'' اور ''نزاکت'' وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے نعتیں بھی کثرت سے لکھی ہیں۔ ان کا ایک نعتیہ مجموعہ ''چراغ راہ'' ۱۹۸۹ء میں چھپ کر سامنے آ گیا۔ اس مجموعہ نعت میں شامل نعتوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی برحقؐ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ کو قلبی واردات، وجدانی مشاہدات اور روحانی تجربات کے ساتھ بیان کرنا نازکیؔ کا محبوب مشغلہ ہے۔ نعتیہ منظومات کے علاوہ انہوں نے نثر میں بھی نعتیہ ادب پر کئی مضامین اور نعت گو شاعر عبدالاحد نادمؔ کے حالات اور کلام سے متعلق ایک کتاب لکھی ہے۔ نمونہ نعت ملاحظہ ہو۔

میرا قرآن مصحف روئے رسول ہاشمیؐ
حوض کوثر خوی دلجوئے رسول ہاشمیؐ
میرا فردوس بریں کوئے رسول ہاشمیؐ
شاخ طوبیٰ عکس گیسوئے رسول ہاشمیؐ
دین میرا شوق پابوس رسول ہاشمیؐ
عشق میرا رقص طاؤس رسول ہاشمیؐ
میری عزت خواجہ یثرب کی عزت پہ نثار
میرا مذہب، حفظ ناموس رسول ہاشمیؐ 18؎

مرزا غلام حسن بیگ عارفؔ (ولادت ۱۹۱۰ء) کے کلام میں متعدد اردو نعتیں بھی ملتی ہیں۔ دو شعر ملاحظہ ہوں، جن سے عارفؔ کا اسلوب نعت ہویدا ہے۔

چھڑا یا ما سوا سے جس نے آدمؑ کو محمدؐ ہے
جھکا یا حق کے آگے جس نے عالم کو محمدؐ ہے
وہ نور لم یزل جو رحمۃ للعلمینؐ بھی ہے
اخوت کے اٹھایا جس نے پرچم کو محمدؐ ہے

سرون ناتھ آفتابؔ (ولادت ۱۹۰۸ء) نام کے ایک ہندو شاعر کے کلام میں کئی نعتیں نظر آتی ہیں۔ایک نعت مختصر بحر میں ہے۔

پیام محمدؐ نشانِ اخوت
ہے دنیا میں راحت تو عقبیٰ میں دولت
غریبوں کا مولیٰ یتیموں کا آقا
تھی ذات اس کی سب کے لئے باب رحمت

سردار وزیر محمد خاں وزیرؔ (م ۱۹۶۶ء) کی شاعرانہ صلاحیتوں کا بھرپور اظہار ان کے نعتیہ کلام میں ہوا ہے۔ پروفیسر سروری نے لکھا ہے کہ جج بن جانے کے بعد وزیرؔ کا جی شاعری سے اکتا گیا اور انہوں نے غزل کا سارا سرمایہ ضائع کر دیا اور اپنی توجہ نعت ومنقبت کی طرف مبذول کی۔19 نمونہ نعت ملاحظہ ہو۔

ہوں بحر و بر افلاک وز میں جس کے حوالے
کیا کہنا پھر اس بار امانت کے امیں کا
دنیا میں وزیرؔ ان کے سوا کون ہوا ہے
جو باعث تخلیق ہو افلاک وز میں کا

پروفیسر ایم سے شیداؔ (ولادت ۱۹۲۷ء) کا نعتیہ کلام اگرچہ مختصر ہے، مگر اس میں ایمان بالرسالت کی حرارت، جذبہ حب رسولؐ کی صداقت، آداب ولوازم نعت کی

واقفیت اور زبان و بیان کی حلاوہ ہر جگہ نمایاں ہے۔ یہ شعر دیکھئے ؎

جلال حق کمال ارتقاء آئین پیغمبرؐ
مثال ماہ جمال مصطفیٰؐ آئیں پیغمبرؐ
یہ اسوہ ارفع و اعلیٰ عدالت کا قیادت کا
زمیں پر قاطع جو رو جفا آئین پیغمبرؐ
ہوئی کافور ظلمت مطلع انوار رحمت سے
اندھیرے میں چراغاں کر گیا آئیں پیغمبرؐ
زمانہ پھر پلٹ کر آرہا ہے اپنی منزل پر
ہو یدا ہو رہا ہے دلکشا آئیں پیغمبرؐ

سید جلال الدین اعجازؔ کا مجموعہ کلام ''نغمہ اللہ ہو'' حمد، نعت، منقبت اور قومی و ملی منظومات پر مشتمل ہے۔ ۱۶ صفحات پر پھیلا ہوا ''حصہ نعت'' بحر طویل اور بحر مختصر کی متعدد نعتوں سے عبارت ہے۔ اعجازؔ کے کلام پر علامہ اقبالؔ کے افکار اور اسلوب کی گہری چھاپ نمایاں ہے۔ ان کی نعتوں میں نبی برحقؐ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ کے ذکر کے ساتھ ساتھ مقصد بعثت کا بیان بھی ملتا ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو ؎

اس خدا کے پیمبر پہ لاکھوں سلام
جس پہ نازل ہوا ہے خدا کا کلام
وہ یتیموں کا غمخوار دلبر بھی تھا
بے کسوں کا سہار بھی سرور بھی تھا
جس کا لطف و کرم دوست دشمن پہ عام
اس خدا کے پیمبر پہ لاکھوں سلام 20ے

☆☆☆☆☆

قیصر نہ تاب لا سکا کسریٰ نہ لاسکا
بدر و حنین میں دیکھ کے سطوت رسولؐ کی
دنیا اب آزما کے کرے کیوں نہ اعتراف
قابل ہے پیروی کے قیادت رسولؐ کی
دنیا کو پھر سے مل سکے گی دائمی نجات
ہو جائے گی جب عام سیادت رسولؐ کی 1 2ے

مشتاقؔ کاشمیری کشمیری زبان کے ایک معروف شاعر ہیں۔اس زبان میں ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہوکر قبولیتِ عام کا امتیاز حاصل کر چکے ہیں۔ان کا اردو مجموعہ ''فغان کشمیر'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اس میں دیگر منظومات کے ساتھ نعتیہ نظمیں بھی نظر آتی ہیں۔دراصل مشتاقؔ نے اپنی پوری شاعری ہی قرآن و سنت کی ترجمانی اور تبلیغ کے لئے وقف کردی ہے،جس کے سبب ان کی عام منظومات میں بھی کہیں نہ کہیں ذکر رسولؐ یا ذکر پیغام رسولؐ کسی نہ کسی صورت میں ملتا ہے۔نعت میں مشتاقؔ کاشمیری کے موضوعات سے مدح وثنائے نبیؐ سے لے کر ملی وقومی مسائل و مشکلات کے تذکار اور امت مسلمہ کی زبوں حالی، بے عملی اور بے حسی پر اشک غم و اندوہ بہانے تک محیط ہیں ؎

میری طلب ہے ساقیِ کوثر کی رفاقت
تجھ کو سرود و رقص و مے و جام چاہئے
سزا مجھ کو ملی اس بات پر ان کی عدالت سے
کہ میں صبح و مسا خیر البشرؐ کی بات کرتا ہوں

کشمیر کے دیگر اردو شعراء میں جن کے ہاں اکا دکا نعتیہ نمونے نظر آتے ہیں، مرحوم محمد دین فوقؔ، حسن ابن علی، ماسٹر زندہ کول ثابتؔ، وشوا ناتھ درجو ماہؔ، مرزا کمال الدین شیداؔ، سید مبارک شاہ فطرتؔ، پنڈت نندلال بے غرضؔ، ملک محی الدین قمرؔ، سید محمد رضوی، رساؔ جاودانی، نشاطؔ کشتواڑی، مولانا ابوالحسن مبارکی، پنڈت جیالال بھان برقؔ، پروفیسر جگن ناتھ آزادؔ، پروفیسر محمد زماں آزردہؔ، غلام رسول آزادؔ، عشرتؔ کشتواڑی، شہ زورؔ کاشمیری، شیخ غلام علی بلبلؔ، مفتی ضیاء الدین ضیاءؔ، ثناءاللہ عاجزؔ، تنہاؔ انصاری، غلام رسول کامگارؔ، فاضل کاشمیری، عبدالحق برقؔ، اکبر ہاشمی، سیفیؔ سوپوری، سائفؔ کھوروی، امین کاملؔ، حبیبؔ کامران، شوریدہؔ کاشمیری، حامدیؔ کاشمیری، رحمان راہیؔ، قیصر قلندرؔ، اکبر جے پوری، شہزادی کلثوم، طاؤسؔ بانہالی، شبیبؔ رضوی، سلطان الحق شہیدیؔ، فرحتؔ گیلانی، قاضی غلام محمد، حکیم منظور، سجودؔ سیلانی، مرغوبؔ بانہالی، عاشقؔ کاشمیری، عاجزؔ ترالی، رفیق رازؔ، خالد بشیر، فاروق مضطرؔ، مقبول احمد، جاوید آذرؔ اورعبدالرحمان طالبؔ وغیرہ شامل ہیں۔ بدقسمتی سے ان میں سے اکثر شعراء کے پاس اتنا نعتیہ کلام اردو میں جمع نہیں، جس سے ایک مجموعہ ترتیب دیا جاسکے۔ اس کے برعکس ان لوگوں نے یا تو ازراہِ تبرّک یا اپنے شعری مجموعوں کے آغاز میں روایت کے طور پر نعتیں سجائی ہیں، جن کو پڑھ کر کشمیر میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے نہ تو کوئی تبصرہ ممکن ہے اور نہ ہی اس کے موضوع و مضمون اور ہیئت و اسلوب سے متعلق کسی واضح رجحان کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ یوں یہ کہنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوتی کہ کشمیر کے اردو شعراء کے یہاں نعت نگاری کا وہ ذوق وشوق اور شغف مفقود ہے، جس کی بدولت اس صنف میں موضوعاتی اور ہیئتی سطح پر نئے تجربے کئے جاسکتے یا فکر و فن کے اعتبار سے اس کے معیار میں کوئی قابل قدر اضافہ کیا جاسکتا۔ اردو نعت کے

حوالے سے اس مایوس کن صورت حال کے باوجود نئے لکھنے والے چند نوجوان شعراء کے یہاں نعت کے بعض عمدہ نمونے نظر آتے ہیں، جن کو دیکھ کر تازہ ہوا کے جھونکے راحت قلب وجگر کا سامان کرتے ہیں۔ان میں سے چند نمونے درج ذیل ہیں:

اے کہ ترا وجود ہے بزم جہاں کی آرزو
شمس و قمر ہیں تیرا عکس لالہ و گل میں تیری بو
تیرے کرم سے ہے ابھی قلب چمن میں زیرو بم
پھولوں کے رخ تو زرد ہیں باد سموم چار سو
تخریب باغیان سے تنکے بکھر بکھر گئے
''حبل خدا'' کی بات کر، پھر کہہ دے ''لا تفرقو''
اے جان انقلاب آ، کملی کی رسم پھر سکھا
لوگوں نے پھر بھلا دیا جو حرف تھا ''قل العفو''
چہروں کے اس ہجوم میں پھرتا ہوں درد دل لئے
زخم دروں کی بات ہے، جز تیرے ہے کہاں رفو 22؎

معروف شاعر ڈاکٹر نذیر آزادؔ کے ان (مندجہ بالا) نعتیہ اشعار میں نہ صرف وہ جہانِ کرب چھپا ہوا ہے جس سے موجودہ کشمیر کا چپہ چپہ کراہ رہا ہے، بلکہ اس میں رحمۃ للعٰلمینؐ سے استغاثہ واستمداد کے انداز میں چارہ گری کی التجا بھی کی گئی ہے۔

ڈاکٹر حیات عامر حسینی کے دوشعری مجموعے ''نیم وحشی رات'' اور ''اب کے جنگ کہاں پر ہوگی؟'' کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں۔ تیسرا مجموعہ کلام ''شاخ طوبیٰ'' کے نام سے زیر ترتیب ہے، جس میں کئی نعتیں شامل ہیں۔ عامرؔ کی نعتوں میں

اس داستانِ خونچکاں کی جھلک تناظر میں جلوہ گر ہے، جو ۱۹۸۹ء کے بعد کشمیر میں وجود میں آ گئی۔ عامؔر حالات کی ستم رانیوں پر بارگاہ رسالت پناہؐ میں یوں فریاد کناں ہیں ؎

زندگی طوفان زدہ ہے، موت ہے رقصاں یہاں
ہر گلی اک کربلا ہے یا محمد مصطفیٰؐ
میں اسیر شامِ غم ہوں زندگی ویران ہے
آپؐ ہیں والفجر آقا صبح نو کر دے عطا
ہر گلی دہشت زدہ ٹھٹھری ہوئی
اک نگاہ پُر کرم اے والضحیٰؐ
میری کشتی ڈوبتی ہی جائے ہے
ہر طرف آشوب محشر ہے بپا

نالہ وفریاد، آہ وزاری اور استغاثہ واستمداد کی یہ لے آگے چل کر اور بھی تیز ہو جاتی ہے۔ یہ اشعار دیکھئے:

ہر چمن اجڑا ہوا خاموش ہے
میرے آقاؐ دیکھئے کیا کیا ہوا
ظالموں نے ہر زبان تاراج کی
ہر بدن بکھرا ہوا یا مصطفیٰؐ
لوگ کہتے ہیں قیامت آئے گی
ہر نظر ہے لالہ وش رنگین قبا
ہر سحر اجڑی ہوئی صبح نشور
ہر شفق خونیں بدن مشکل کشاؐ

جوؔہر قدوسی (راقم الحروف) کی نعتوں میں بھی عصری مسائل ومصائب کے حوالے سے درد وکرب کا اظہار جگہ جگہ نمایاں ہے ۔

پامال غم ہیں اور ہم وقفِ ملال بھی
اے عشق مصطفیؐ ہمیں اب تو سنبھال بھی
چھلنی ہے جگر، قلب ہے اپنا لہو لہو
زخمی ہیں پھول اور چمن خستہ حال بھی

☆☆☆☆☆

ارض وطن پہ ہیں ظلمت کے سائے
اب روشنی ہم کو آقاؐ! دکھائیں
پھولوں کے چہرے بھی مرجھا گئے ہیں
ایسی چلیں یاں خزاں کی ہوائیں

کچھ معروف شعراء ایسے بھی ہیں، جن کے نعتیہ کلام میں ملی مسائل ومشکلات کی بجائے ان کی اپنی ذات کے حوالے سے اشعار ملتے ہیں۔مثلاً:

ہو تحریر میری کہ تقریر میری
میں کرتا ہوں ذکر نبیؐ لا محالہ
وہ نور تجلا وہ رحمت کا پیکر
کیا جس نے حسن جہاں کو دو بالا

ڈاکٹر فرید پربتی

یہ حرف و صوت کی تعریف بس گذارا ہے
جمال رب کا محمدؐ ہی استعارا ہے

جہاں بھی موجہ تاریکی ؟ زمانہ اٹھی
خدا نے نور محمدؐ کا چاند اتارا ہے
شفیقؔ سوپوری

حواشی

1؎ تا 5؎ کشمیر میں اردو (جلد دوم) عبدالقادر سروری، سری نگر، ۱۹۸۴ء صفحات ۱۲۲، ۱۱۳، ۱۱۴

6؎ ایضاً ص ۱۹۸

7؎ ایضاً ص ۲۰۴

8؎ مہجورؔ نمبر، ''شیرازہ'' سری نگر، اگست تا نومبر ۱۹۸۴ء ص ۳۹۲

9؎ رسولؐ نمبر (جلد دہم) ''نقوش'' لاہور ص ۵۲۴

10؎ رشحات کلام صرفیؔ، طیب صدیقی ضیغمؔ، مطبوعہ مرکنٹائل پریس سرینگر، ۱۹۶۴ء ص ۴

11؎ کشمیر میں اردو (جلد دوم) ص ۳۶۷

12؎ من وتو، سعدالدین، سرینگر، ۱۹۸۲ء ص ۳

13؎ محبوب کبریا ص ۳

14؎ موج، موج، غ۔م۔طاؤس، سرینگر، ۱۹۸۸ء صفحات ۸۴، ۸۵

15؎ تا 16؎ متاعِ زنداں، قاری سیف الدین، سرینگر، ۱۹۸۱ء صفحات ۱۶، ۲۴

17؎ کشمیر میں اردو (جلد دوم) ص ۳۸۵

18؎ چراغ راہ، میر غلام رسول نازکیؔ، سرینگر، ۱۹۸۹ء ص ۳۴

19؎ کشمیر میں اردو (جلد دوم) ص ۴۱۷

20؎ تا 21؎ نغمہ اللہ ہو، جلال الدین اعجازؔ، رتنی پورہ، ۱۹۸۹ء صفحات ۳۱، ۳۲

22؎ نغمہ زنجیر پا، نذیر آزادؔ، قویل پلوامہ، ۱۹۹۲ء صفحات ۱۹، ۲۰

☆☆☆